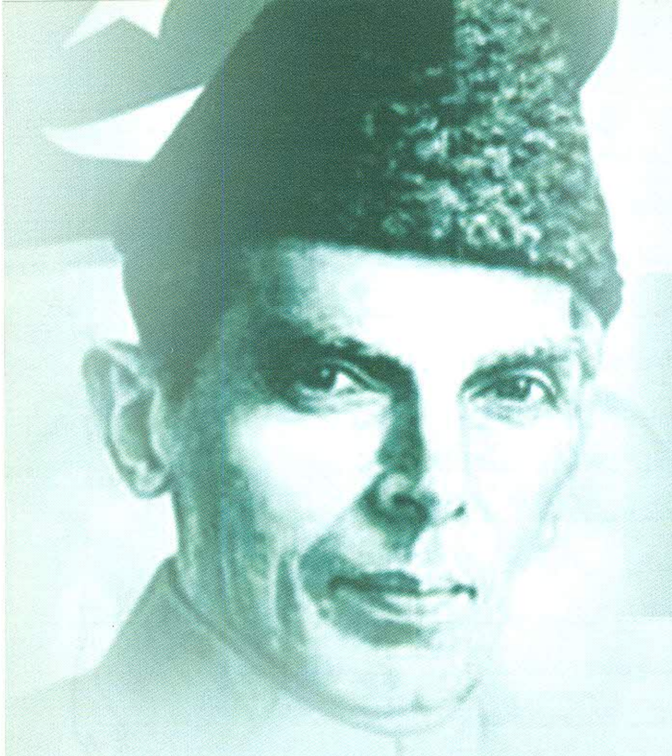

۱۱ اگست ۱۹۴۷

قائداعظم محمد علی جناح کا دستور ساز اسمبلی سے صدارتی خطاب

جناب صدر، معزز خواتین وحضرات

میں نہایت خلوص اور دل کی گہرائیوں سے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے اس خود مختار اسمبلی کے ذریعے مجھے اپنا پہلا صدر منتخب کر کے شرف بخشا۔ یہ میرے لیے ایک بڑا اعزاز ہے جو کہ اس اسمبلی نے مجھے عطا کیا ہے۔ میں ان رہنماؤں کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جنھوں نے میری خدمات کو سراہا اور مجھے ان کا ذاتی تعاون بھی حاصل رہا۔ میں مخلصانہ امید رکھتا ہوں کہ میں آپ کی مدد و تعاون سے اس قانون ساز اسمبلی کو دنیا کے لئے مثال بنا دوں گا۔ قانون ساز اسمبلی کے ذمے دو اہم فرائض ہیں۔ اس کا پہلا فرض پاکستان کے لئے مستقبل کا آئین وضع کرنا ہے جو ایک بہت ہی کٹھن اور نہایت ذمہ دارانہ کام ہے اور اس کا دوسرا فرض پاکستان کے وفاقی مقننہ اور ایک مکمل خود مختار ادارہ کی حیثیت سے

اگر ہم پاکستان کی اس عظیم ریاست کو خوشحال اور ترقی یافتہ بنانا چاہتے ہیں تو ہمیں پورے طور پر اپنی تمام تر توجہ لوگوں کے بہبود پر مرکوز کرنی ہوگی اور خصوصاً عوام الناس پر اور غریب لوگوں پر۔

اپنے مقررہ کام کو انجام دینا ہے۔ ہمیں حتی الامکان یہ کوشش کرنی ہوگی کہ پاکستان کے وفاقی مقننہ کے لئے ہم ایک عبوری آئین کو اختیار کریں۔ آپ سب یہ بات اچھی طرح جانتے ہیں کہ اس بڑے اور بے مثال انقلاب کے نتیجے میں ذیلی براعظم میں دو آزاد اور خود مختار الگ الگ ملک معرض وجود میں لانے کا منصوبہ عمل میں آیا، میں سمجھتا ہوں کہ نہ صرف ہم لوگ بلکہ پوری دنیا کے لوگ اس واقعہ پر حیرت زدہ ہیں۔ حقیقت میں یہ اپنی نوعیت کا ایک انوکھا اور بے مثال واقعہ ہے۔ ہمیں دنیا کی تاریخ میں اس جیسی کوئی مثال نہیں ملتی۔ اس مضبوط ذیلی براعظم اور اس میں بسنے والوں کو ایک زبردست، منفرد اور لاثانی منصوبے کے تحت ایک الگ آزاد حیثیت دی گئی۔ اس سے متعلق جو سب سے اہم بات ہے وہ یہ کہ ہم نے اسے پرامن طریقے سے اور عظیم ممکنہ کردار کے ارتقائی عمل کے ذریعے حاصل کیا ہے۔

اس اسمبلی میں اپنے پہلے فرض کی انجام دہی سے متعلق اس وقت کوئی ایسی بات کا اعلان نہیں کروں گا جس پر بہت اچھی طرح سے غور کر لیا گیا ہو لیکن چند ایسی باتیں کروں گا جو میرے ذہن میں آئی ہیں۔ سب سے پہلی اور اہم بات جس پر کہ میں زور دینا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ آپ اس بات کو یاد رکھیں کہ آپ کی حیثیت ایک خود مختار قانون ساز ادارہ کی ہے اور اس طرح آپ کو قانون سازی کے تمام اختیارات حاصل ہیں۔ لہٰذا آپ پر یہ بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ آپ کس طرح سے اپنے فیصلے کرتے ہیں۔ اپنا پہلا مشاہدہ جو میں آپ کے سامنے پیش کرنا چاہوں گا وہ یہ ہے: آپ بلاشبہ میرے ساتھ اس بات پر اتفاق کریں گے کہ حکومت کا سب سے اولین فرض یہ ہے کہ وہ ملک میں امن وامان قائم کرے تا کہ اس کے شہریوں کی جان و مال، مذہبی عقائد کو مکمل طور پر تحفظ حاصل ہو سکے۔

دوسری بات جو میرے ذہن میں آئی ہے وہ یہ ہے: سب سے بڑی برائی جس کا ہندوستان شکار ہے، وہ رشوت ستانی اور بدعنوانی ہے۔ میں یہ نہیں کہتا ہے کہ دیگر ممالک اس برائی سے پاک ہیں لیکن میرا یہ خیال ہے کہ ہماری حالت اس حوالے سے بہت ناگفتہ ہے۔ یہ حقیقی معنوں میں ہمارے لیے زہر قاتل ہے۔ ہمیں سختی کے ساتھ اسے کچل دینا چاہئے اور میں امید کرتا ہوں آپ لوگ اس سلسلے میں جلد از جلد مناسب اقدامات تجویز کریں گے تا کہ اسمبلی کے لئے ایسے اقدامات کو منظور کرنا جلد از جلد ممکن ہو سکے۔

ناجائز کاروبار ایک دوسری بُرائی ہے۔ میں جانتا ہوں کہ ناجائز کاروبار کرنے والے لوگ اکثر پکڑے جاتے ہیں اورانہیں سزا بھی دی جاتی ہے۔انہیں عدالت کی طرف سے سزائیں سنائی جاتی ہیں اور بعض اوقات ان پر صرف جرمانے عائد کیے جاتے ہیں۔آج ہماری حالت بہت خستہ ہےاور ہم مسلسل خوراک اور دیگر ضروریات زندگی کی قلت کا سامنا کررہے ہیں۔اس صورتحال میں یہ بڑی بُرائی معاشرہ کے خلاف ایک بہت بڑا جرم ہے جس سے آپ کونمٹنا ہوگا۔ایک شہری جو ناجائز کاروبار کرتا ہے میں سمجھتا ہوں اس کا جرم دیگر سنگین اور بڑے جرائم سے بڑھ کر ہے۔ یہ ناجائز کاروبار کرنے والے لوگ ذہین ہوتے ہیں اور صورتحال کا اچھی طرح علم رکھتے ہیں لیکن وہ اپنی ذمہ داری کا بہت کم احساس کرتے ہیں۔اس لیے ایسے لوگ جب بھی ناجائز کاروبار میں ملوث ہوں میری رائے یہ ہے کہ انہیں سخت سے سخت سزا دی جانی چاہئے۔اس لیے کہ ایسے لوگ خوراک اورضروری اشیاء کے کنٹرول اور ریگولیشن کے نظام کومکمل طور پر خراب کر دیتے ہیں اوراس طرح معاشرہ کے لوگوں کے بھوک وافلاس،خوراک اور دیگر ضروری اشیاء کی قلت اور نتیجتاً معاشرہ کے لوگوں کے موت کا سبب بنتے ہیں۔ دوسری بات جو میرے ذہن میں آئی ہے: یہ ایک ایسی بُرائی ہے جو ہمیں ورثے میں ملی ہے۔ بہت سی دیگر چیزیں خواہ وہ اچھی ہوں یا بری جو ورثے کے طور پر ہم تک پہنچی ہیں، ان میں ورثے میں ملی ہوئی بڑی بُرائی اقربا پروری اور بے ایمانی بھی شامل ہے۔ ہمیں اس بُرائی کوسختی سے کچل دینا چاہئے۔ میں آپ کو یہ بات واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ میں کسی قسم کی بے ایمانی، اقرباپروری یا کسی قسم کا اثرورسوخ جو مجھ پر براہ راست یا بالواسطہ ڈالا جائے گا کبھی برداشت نہیں کرونگا۔جب بھی میں دیکھوں گا کہ اس قسم کا رجحان روزمرہ کا معمول بن گیا ہے یا کسی جگہ اس قسم کا رجحان جاری ہے خواہ اس کی شرح کم ہو یا زیادہ میں یقیناً اس کی حوصلہ شکنی کروں گا۔

میں جانتا ہوں کچھ لوگ ایسے ہیں جو ہندوستان اور پنجاب اور بنگال کی تقسیم پر بالکل راضی نہیں ہیں۔اس تقسیم سے متعلق بہت کچھ کہا گیا ہے لیکن اب چونکہ اس تقسیم کوقبول کرلیا گیا ہے۔ایسی صورت میں ہم میں سے ہر ایک فرد کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اس کی پاسداری کرے اور یہ معاہدہ جو کہ اب حتمی ہے اورسب پر اس کی پاسداری لازم ہے۔ ہر فرد کو چاہئے کہ وہ اس کا احترام کرتے ہوئے اس پرعمل کرے۔لیکن آپ کو یہ یاد رکھنا چاہئے جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ برپا ہونے والا یہ بڑاانقلاب ایک ایسا انقلاب تھا جس کی مثال نہیں ملتی۔ایک فرد اس احساس کو سمجھ سکتا ہے جو دوقوموں کے درمیان پایا جاتا تھا۔جب کہ ایک قوم اکثریت میں ہے اور دوسری اقلیت میں ہے۔لیکن سوال یہ ہے کہ آیا یہ ممکن ہے یا قابل عمل ہے کہ جو کام ہو چکا ہے اس کے برعکس ردعمل کا مظاہرہ کیا جائے۔ ہندوستان اور پاکستان دونوں طرف لوگوں کے ایسے طبقے موجود ہوسکتے ہیں جو اس سے اتفاق نہ کرتے ہوں جو اسے پسند نہ کرتے ہوں لیکن میری رائے میں اس کو کوئی دوسرا حل موجود نہیں تھا اور مجھے یقین ہے کہ آئندہ کی تاریخ اس کی حمایت میں اپنا فیصلہ صادر کرے گی۔اس سے بھی بڑھ کر جو بات ہے وہ یہ کہ جوں جوں ہم آگے کی طرف سفر کریں گے، حقیقی تجربے سے یہ بات ثابت ہو جائے گی کہ ہندوستان کے آئینی مسئلہ کا واحد حل یہی تھا۔متحدہ ہندوستان کا کوئی بھی تصور کبھی بھی کامیاب نہیں ہوسکا اور میری رائے میں یہ ہمیں خوفناک تباہی کی طرف لے جاتا۔میری یہ رائے صحیح بھی ہوسکتی ہے اور نہیں بھی۔ مستقبل اس کا فیصلہ کرے گی۔اسی طرح اس تقسیم کے نتیجے میں ہمیں اقلیت کے مسئلہ سے لازمی طور پر سامنا کرنا پڑے گا خواہ وہ دونوں میں سے کسی ملک میں رہتے ہوں ۔اب ہم اس مسئلہ سے بچ نہیں سکتے تھے اس کا کوئی اور حل نہیں ہے،اب ہم کیا کریں گے؟اب اگر ہم پاکستان کی اس عظیم ریاست کو خوشحال اور ترقی یافتہ بنانا چاہتے ہیں تو ہمیں پورے طور پر اپنی تمام تر توجہ لوگوں کے بہبود پر مرکوز کرنی ہوگی اور خصوصاً عوام الناس پر اور غریب لوگوں پر۔ اگر آپ باہمی تعاون سے کام کریں گے ،ماضی کو بھلا دیں گے اور آپس کی نفرت کو دفن کردیں گے تو کامیابی آپ کا مقدر ہوگی ۔اگر آپ اپنے ماضی کو بھلا دیں اور اس جذبہ سے مل کر کام کریں کہ آپ میں سے ہر ایک فرد خواہ اس کا تعلق کسی قوم سے ہو، خواہ اس کا ماضی میں آپ کے ساتھ کس قسم کا تعلق ہو خواہ وہ کسی رنگ کا ہو، خواہ اس کی ذات اور مسلک کچھ بھی ہو وہ ہر صورت میں اس ریاست کا شہری ہے اور اسے مساوی حقوق، مراعات حاصل ہیں اور اس پر مساوی ذمہ داری عائد ہے ایسی صورت میں آپ مسلسل ترقی کی طرف گامزن رہیں گے جس کا کوئی کنارہ نہ ہوگا۔ میں اس بات پر بہت زیادہ زور نہیں دے سکتا ہمیں اس جذبے کے ساتھ کام کرنے کا آغاز کرنا چاہئے اور وقت کے ساتھ اکثریتی و اقلیتی قوموں میں موجود زبان، نسل، ذات اور مسلک کے حوالے سے تمام تفاوت کا خاتمہ ہو جائے گا یعنی کہ ہندو قوم اور مسلمان قوم، مسلمان قوم میں بھی مزید پٹھان، پنجابی، شیعہ، سنی اور اسی طرح کی دوسری چیزیں اور ہندو میں بھی برہمن، کھتری اس کے علاوہ، بنگالی اور مدراسی اور اس طرح کے موجود امتیاز کا خاتمہ ہوجائے گا۔یقیناً اس حوالے سے آپ مجھ سے یہ سوال کریں گے کہ یہ تمام چیزیں ہندوستان کی آزادی کے حصول کے راستے میں بہت بڑی رکاوٹ ہیں ۔اگر ہندوستان کے لوگوں میں اس قسم کا تفاوت موجود نہ ہوتا تو ہم کب کا آزاد ہو چکے ہوتے ۔کوئی طاقت دوسری قوم کو اپنے زیر تسلط نہیں رکھ سکتی اور خصوصاً 400 ملین انسانوں پر مشتمل آبادی کو اپنا محکوم

نہیں بنا سکتی، کوئی آپ پر غلبہ حاصل نہیں کر سکتا اگر ایسا ہوتا بھی ہے تو وہ زیادہ عرصے تک قائم نہیں رہ سکتا لیکن یہ مذکورہ تفاوت کی موجودگی تھی جس کی وجہ سے ہم اتنا عرصہ آزادی سے محروم رہے۔ آپ آزاد ہیں۔ اس پاکستان کی ریاست میں آپ اپنے مندروں میں آزادی سے جاسکتے ہیں، آپ آزادی کے ساتھ اپنے مساجد میں جاسکتے ہیں یا کسی عبادت گاہوں میں جاسکتے ہیں۔ آپ کا خواہ کسی مذہب، ذات یا مسلک سے تعلق ہو، ریاست کا اس سے کوئی تعلق نہیں

قانون ساز اسمبلی کا پہلا فرض پاکستان کے لئے مستقبل کا آئین وضع کرنا ہے جو ایک بہت ہی کٹھن اور نہایت ذمہ دارانہ کام ہے۔

ہے۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں تاریخ نے برطانیہ کے صورتحال کے حوالے سے مسلک کی بنیاد پر امتیاز کے خاتمہ کو ثابت کر کے دکھایا۔ کچھ عرصہ قبل، آج ہندوستان میں جو صورتحال موجود ہے اس سے کہیں زیادہ ابتر صورتحال برطانیہ میں موجود تھی۔ رومن کیتھلک اور پروٹیسٹنٹ عقیدہ کے لوگ مسلک کی بنیاد پر ایک دوسرے کو ہراساں کرتے تھے۔ اب بھی وہاں کچھ ایسی ریاستیں موجود ہیں جہاں اس حوالے سے ان کے درمیان امتیاز موجود ہے اور مخصوص طبقے کے خلاف پابندیاں عائد ہیں۔ خدا کا شکر ہے کہ ہم ایسے دور کو نہیں دہرا رہے۔ ہم ایسا دور شروع کر رہے ہیں جہاں کوئی امتیاز نہیں ہوگا۔ طبقوں کے درمیان باہم کوئی فرق روا رکھا نہیں جائے گا۔ ذات یا مسلک یا کسی اور بنیاد پر کوئی فرق نہیں ہوگا۔ ہم اس بنیادی اصول پر اپنے کام کا آغاز کر رہے ہیں کہ ہم سب اپنی ریاست پاکستان کے شہری ہیں اور ایک ریاست کے برابر حیثیت رکھنے والے شہری ہیں۔ برطانیہ کے لوگوں کو وقت کے ساتھ حقیقی صورتحال کا سامنا کرنا پڑا تھا اور اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنا پڑا تھا اور ان بوجھ کو برداشت کرنا پڑا تھا جو ان کے ملک کی حکومت نے ان پر ڈالے تھے اور وہ قدم بہ قدم اس کٹھن دور سے گزرے۔ آج آپ یہ بات منصفانہ طور پر یہ کہہ سکتے ہیں کہ رومن کیتھلک اور پروٹیسٹنٹ کیتھلک کا وجود نہیں ہے، اب جو صورتحال ہے وہ یہ ہے کہ وہاں کا ہر ایک آدمی شہری ہے عظیم برطانیہ کا مساوی حقوق رکھنے والا ایک شہری ہے اور وہ سب برطانوی قوم کے افراد ہیں۔

اب میری یہ رائے ہے کہ ہمیں ان باتوں کو اپنے نصب العین کے طور پر اپنے سامنے رکھنا چاہئے اور آپ دیکھیں گے کہ وقت کے ساتھ مذہب کی بنیاد پر پہچان کا خاتمہ ہو جائے گا۔ لوگوں کو ملک کے شہری کی بنیاد پر پہچانا جائے گا مذہب ہر شخص کا ایک اپنا ذاتی عقیدہ ہوگا۔ سیاسی مفہوم میں وہ سب ریاست کے شہری ہوں گے۔

معزز حضرات میں آپ کا مزید وقت نہیں لینا چاہتا اور ایک بار پھر میری عزت افزائی کرنے پر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں ہمیشہ انصاف اور ایماندارانہ سلوک کے اصولوں سے رہنمائی حاصل کرتا رہوں گا بغیر کسی تعصب یا بدنیتی دل میں رکھ کر جسے دوسرے لفظوں میں ہم جانبداری یا بے جا حمایت کہتے ہیں۔ میرے رہنما اصول انصاف اور مکمل غیر جانبداری ہوں گے اور مجھے یقین ہے کہ آپ کی مدد اور تعاون سے میں پاکستان کو دنیا کے عظیم اقوام میں سے ایک عظیم قوم دیکھ رہا ہوں۔

'پاکستان کے دستور ساز اسمبلی کے صدر کی حیثیت سے مجھے آپ کو یہ بتانے کا شرف حاصل ہو رہا ہے کہ امریکہ کے سیکرٹری آف سٹیٹ کی جانب سے مجھے درج ذیل پیغام ابھی ابھی موصول ہوا ہے۔

''پاکستان کے دستور ساز اسمبلی کے پہلے اجلاس کے موقع پر میں آپ کو اور اسمبلی کے ارکان کو اس عظیم کام جس کا آپ آغاز کرنے والے ہیں، کی کامیابی سے تکمیل پر امریکہ کی حکومت اور لوگوں کی جانب سے نیک خواہشات کا اظہار کرتا ہوں۔''